OPEN ACCESS
AL-TABYEEN
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: ***Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.***

ISSN (Print) : 2664-1178
ISSN (Online) : 2664-1186
Jul-Dec-2021
Vol: 5, Issue: 2
Email: altabyeen@ais.uol.edu.pk
OJS: hpej.net/journals/al-tabyeen/index

جانوروں کے مسائل و مشکلات اور ان کا اسلامی حل

ڈاکٹر محمد سرور*
ڈاکٹر حافظ حسنین اظہر**

ABSTRACT

There are countless cases of cruelty and abuse of animals in the present era which are not mentioned in Islamic law, It is a pity that most of these atrocities are taking place in the so-called civilized western countries. However, it is heartening to see that the protest against the cruel exploitation by many western animal rights activists is well organized and it is hoped that this will eventually prevail and the animals will be given their due legitimate rights will remain together. What is worrying is that the developing countries, most of which are Islamic countries, have begun to follow their Western masters. They use the West's (Intensive Farming Methods) pesticides, which are harmful to humans and animals and do more harm to the environment than benefit crops, and lead to millions of animals being traded, exported or Similarly, the experiments that are done with reference to new products that are behind the maximum profit and follow them in the form of other similar luxuries. This article describes instructional teachings offered by Islam in such matters, which are very helpful and useful in raising awareness.

KEYWORDS: سواری،عالم حیوانات،وصیلہ،حام،عالم اسلام

* اسسٹنٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور
** ایسوسی ایٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور

جانوروں کے حقوق اور اسلام کی اخلاقی تعلیمات

علمائے اسلام کے مواعظ میں سے اکثر گناہ کے خلاف وعظ ونصیحت پر مشتمل ہوتے ہیں۔اگر ان میں سے کوئی بہود حیوانات کے حوالہ سے کسی موضوع کے انتخاب میں دلچسپی رکھتا ہو تو اسلامی تعلیمات میں بہت سا مواد موجود ہے جس کا وہ انتخاب کرسکتا ہے۔ مثال کے طور پر حضور اکرم کی متفق علیہ احادیث ہیں جو ایسے مواعظ کے لئے بڑا معقول مضمون مہیا کرسکتی ہیں۔ذیل کی احادیث میں حضور اکرم نے جانوروں کو بغیر کسی جواز کے قتل کرنے کو کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ قرار دیا ہے۔حدیث پاک کے مطابق، کسی بھی جاندار کو بغیر وجہ قتل کرنا کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے۔مسلم اور بخاری دونوں میں جن سات مکروہ کاموں سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان میں سے ایک "کسی جاندار کو ناحق قتل کرنا ہے۔"

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> "جو شخص ایک چڑیا کو بلا وجہ مار ڈالے تو وہ چڑیا قیامت کے دن اللہ کے سامنے چلائے گی اور کہے گی اے اللہ فلاں فلاں شخص نے مجھے بلا وجہ قتل کیا ہے لیکن کسی فائدہ کیلئے مجھے قتل نہیں کیا۔"[1]

حضور اکرم ﷺ نے ذیل کی احادیث کے تحت جزا و سزا کو بھی نافذ کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا اُس نے اُس بلی کو (کسی جگہ) بند کر دیا تھا یہاں تک کہ وہ بھوکی مر گئی۔وہ عورت اُس کی وجہ سے دوزخ میں داخل کی گئی۔ آپ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا:) اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ جب تو نے اُسے باندھا تو تو نے نہ اُسے کھلایا نہ پلایا اور نہ ہی اُسے کھلا چھوڑا کہ وہ (خود) زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیا کرتی۔[2]

اسی طرح حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کو ایک شخص کے بارے میں بتایا جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک کتے کو پانی پلا کر اس کی جان بچانے کی وجہ سے بخش دیا۔

---

[1] .نسائی، أبو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی السنن ، باب من قتل عصفورا بغیر حقها، الرقم: 4445

[2] ۔بخاري، الصحيح،كتاب المساقاة، باب فضل سقي الماء، 2:834، الرقم: 2234

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا کہ اُسے راستے میں شدید پیاس لگی، اُس نے ایک کنواں دیکھا تو وہ اُس کنویں میں اُتر گیا اور پانی پیا، جب وہ کنویں سے نکلا تو اُس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے ہانپ رہا ہے اور کیچڑ چاٹ رہا ہے، اُس شخص نے سوچا اِس کتے کی بھی پیاس سے وہی حالت ہو رہی ہے جو (کچھ دیر قبل) میری ہو رہی تھی، پس وہ کنویں میں اُترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا، پھر اُس موزے کو منہ سے پکڑ کر اُوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اُس کی یہ نیکی قبول کی اور اُس کی مغفرت فرما دی، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اِن جانوروں میں بھی ہمارے لئے اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: ہر تر جگر والے (یعنی ہر زندہ جانور) میں اَجر ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی کسی بھی ذی روح مخلوق سے نیکی کرنے پر اجر ملتا ہے)۔[1]

تحفظِ حیوانات کے محققین نے جانوروں کے ساتھ ہونے واے بے رحمانہ سلوک (Cruelty) کی اقسام اور صورتیں بیان کی ہیں جو کہ جانوروں کے مسائل کا باعث بنتی ہیں۔ذیل میں ان صورتوں کا مختصر تعرف پیش کیا جا رہا ہے۔

غیر ارادی غفلت

حقوق حیوانات کے کارکنوں کے مطابق جانوروں کے حقوق کی اکثر خلاف ورزیوں میں انسانوں کا ارادہ اور نیت شامل نہیں ہوتے تاہم انسانوں کی طرف سے جانوروں کی ایسی غیر ارادی غفلت سے بھی کافی سارے مسائل جنم لیتے ہیں۔امریکی تحقیقی ادارے کی رپورٹ میں اس حقیقت کو یوں بیان کیا گیا ہے:

> "Most reported cases of animal cruelty involve failure to provide adequate food, water, shelter or veterinary care to one or a few animals. Usually these are handled by local animal care and control or humane agencies in an effort to educate the offender to provide proper care."[2]

---

[1] بخاري، الصحيح،كتاب المساقاة، باب فضل سقي الماء،الرقم: 2234

[2] American Prosecutors Research Institute 99 canal center plaza, suite 510 Alexandria, VA 22314 Awailable at www.nadaa.ogr

جانوروں کے ساتھ بے رحمی کی منظم صورتیں

جانوروں کے ساتھ کیے جانے والے ظلم و ستم کی بعض صورتین وہ ہیں جن میں باقاعدہ اہتمام کرکے جانوروں کو ایذا اور نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ان صورتوں میں جانوروں کی آپس میں کروائی جانے والی لڑائیاں جنہیں (Blood Sports) کا نام دیا جاتا ہے شامل ہیں۔

خواہ وہ کتوں کی آپس میں لڑائی ہو یا مرغوں اور ریچھوں کی لڑائیاں ہوں، دنیا کے اکثر ممالک میں ایسی لڑائیوں پر پابندی ہے۔قانونی طور پر ان کی اجازت نہیں دی جاتی تاہم ترقی پزیر ممالک میں ان قوانین اور پابندیوں کو بالائے طاق رکھ کر یہ لڑائیاں کروائی جاتی ہیں۔جانوروں کی ان ہی لڑائیوں کی تفصیل امریکی تحقیقی ادارے نے یوں بیان کی ہے۔

> "Blood Sports" such as dogfighting and cockfighting have been singled out for special attention in the anticruelty laws of the United states and the Unidted Kingdom since their incrption in the 19th century. These crimes continue to flourish, often in connection with other offenses. The lucrative and underground nature of these offenses, and the logistical problems of dealing with many defendants and many animals that may be seized as evidence, can present unique challenges to police and prosecutors."[1]

موجودہ قوانین کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کے قوانین کی اطلاقی حیثیت بڑی کمزور ہے جس کی وجہ سے آئے دن ان قوانین کی خلاف ورزیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ان قوانین کو زیادہ سے زیادہ سخت بنایا جائے تاکہ حقوق حیوانات کا دفاع ممکنہ حد تک یقینی بنایا جاسکے۔

بار برداری کے جانور

ذیل کی احادیث ایسے اصولوں کو بیان کرتی ہیں جن کے مطابق انسانوں کو اپنی خدمت میں مامور

1۔ American Prosecutors Research Institute 99 canal center plaza, suite 510 Alexandria, VA 22314 Awailable at www.nadaa.ogr

جانوروں سے صرف اسی وقت کام (خدمت) لینا چاہیے جب اس کی اشد ضرورت ہو، اور انہیں اسی مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہیے جن کے لئے وہ بنائے گئے ہوں اور اسی طرح ان کی سہولت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دفعہ ایک شخص کو بازار میں اونٹ کی پشت پر بیٹھے خطاب کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا:

"جانوروں کی پیٹھوں کو منبر بنانے سے بچو بے شک اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اِس لیے تمہارا مطیع کیا ہے تاکہ وہ تمہیں اُس شہر تک پہنچائیں جہاں تم شدید مشقت کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے اور تمہارے لیے زمین بنائی ہے تاکہ تم اس سے اپنی ضرورتیں پوری کرو"۔[1]

ایک دفعہ حضور ﷺ کا گزر ایک نہایت ہی کمزور اونٹ کے قریب سے ہوا جس کا پیٹ سوکھ کر اس کی کمر سے لگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: خدا کا خوف کرو، ان جانوروں پر صرف اسی وقت سواری کروجب وہ اس کے لئے تیار ہوں (صحت مند) اور انہیں بھی آرام کرنے کے لئے آزاد کر دیا کرو۔[2]
دوران سفر حضور اکرم ﷺ جانوروں کی دیکھ بھال اور ان کی سہولت کے لئے ذیل کی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔

”جب تم سرسبز زمین سے سفر کرتے ہوئے گزرو تو آہستہ (ٹھہر کر) گذرا کرو تاکہ تمہارے اونٹ چر سکیں۔جب تم کسی بنجر زمین سے گذر و تو تیزی کے ساتھ گذر جایا کرو تاکہ تمہارے جانوروں کو بھوک تنگ نہ کرے۔ رات کو قیام کرنے کے لئے رستوں میں خیمے نہ لگایا کرو کیونکہ یہ رات کی مخلوقات کے چلنے والے راستے ہوتے ہیں۔[3]

دین اِسلام میں پنجگانہ نماز کی ادائیگی پانچ انتہائی اہم فرائض میں سے ایک ہے۔ذیل کی حدیث

[1] ۔السنن، ابی داؤد، ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، کتاب الاطعمة، جمیعة المکنز الاسلامی، 1421ھ ، کتاب الجهاد، باب في الوقوف على الدابة، 3:27

[2] ۔هیثمي،علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد، دار احیاء التراث العربی،بیروت، ص: 197

[3] ۔مسلم، ابن الحجاج قشیری، الصحیح، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان،1972 مسلم، الصحیح، کتاب الإیمان، رقم : 4724

مبارکہ میں آپ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی ہمیں بتا رہے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو آپ کے ساتھ سفر میں ہوتے تھے اپنی فرض نمازوں کی ادائیگی بھی موخر کر دیا کرتے تھے جب تک کہ وہ اپنی سواری کے جانوروں سے بوجھ نہ اتار لیتے اور ان کی ضرورت پوری نہ کر لیتے تھے۔

جانوروں کی ذہنی اذیت

اسلام کی طرف سے جانوروں کی دیکھ بھال کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے ذہنی اذیت کو بھی جسمانی اذیت کی طرح اہمیت دی ہے۔ اگرچہ جسمانی اذیت بھی ایک منفی رویے کی عکاسی کرتی ہے۔ اسلام بنی نوع انسان پر عالم حیوانات میں سے حیوان رئیسہ ہونے کے ناطے یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ زندگی کے مثبت فلسفے کے مطابق بقیہ تمام مخلوقات کی نگہداشت کی ذمہ داری بطور محافظ اپنے ذمے لے۔ صرف جسمانی اذیت کی روک تھام کافی نہیں ہے۔ بلکہ ذہنی اذیت بھی اتنی ہی اہم ہے۔

سائنسی تحقیق اور علم کے اس زمانے میں یہ بات سمجھنا اب مشکل نہیں رہا کہ یہ جانور جنہیں گونگے کہا جاتا ہے بھی باقاعدہ احساسات اور جذبات رکھتے ہیں۔ کتے، بلیلاں اور بے شمار دیگر جانور جو آج کل انسانی معاشروں میں پالتو جانوروں کے طور پر شامل ہوچکے ہیں۔ وہ شروع شروع میں بغیر سدھائے ہوئے جنگلی اور وحشی جانور ہی تھے۔ یہ صرف پیار محبت اور ان کا خیال رکھنا ہی تھا جس نے انسان کے لئے ان کا اعتماد جیتا اور یہ انسان کی طرف سے ان کے ساتھ بد سلوکی اور ان کو نظر انداز کرنے کا عمل ہی تھا جس نے ان کو دوبارہ درندگی کی طرف دھکیل دیا۔ درج ذیل حدیث مبارکہ میں ایک پرندہ کی بے چینی کو بطور ذہنی اذیت کے بڑی سنجیدگی سے لیا گیا ہے۔

> "حضرت عبد الرحمن بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے بچے پکڑ لیے تو چڑیا پر بچھانے لگی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا: کس نے اسے اس کے بچوں کی وجہ سے تڑپایا ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ آپ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: "اسے کس

نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی (یارسول اللہ) ہم نے، آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے ساتھ عذاب دینا، آگ کے (پیدا کرنے والے) رب کے سوا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔"[1]

بے رحمی حیوانات اور اسلام

اسلامی تعلیمات نے جانوروں کے بارے میں محبت، احترام اور ہمدردی کے جذبات پیدا کرنے کیلئے ہر ممکن اقدامات اٹھائے ہیں۔جیسا کہ اس سے پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ جانوروں کے ساتھ کیے جانے والے وہ تمام ظلم وزیادتی کے امور جو حضور اکرم ﷺ کے دور مبارک میں یا آپ سے پہلے کیے جارہے تھے ان سب کو آپ نے روک دیا۔ذیل میں مذکورہ آیات قرآنیہ سے اس اصول کی بڑی کھلی وضاحت ہوتی ہے کہ:

کسی بھی زندہ جانور کے جسم کے ساتھ کوئی بھی چیر پھاڑ جو کہ اس کو درد یا اس کی شکل میں بگاڑ کا باعث بنے، وہ اسلامی احکام کے خلاف ہے۔

بعض آیات قرآنیہ لادینی اور توہماتی رسوم کی مذمت میں نازل ہوئی تھیں جن کے مطابق وہ اونٹنیاں، بھیڑیں اور بکریاں جو کہ ایک خاص ترتیب اور خاص تعداد میں بچے جن چکی ہوں ان کے کانوں میں ایک پتلا سا شگاف کر دیا جاتا تھا اور انہیں بتوں سے منسوب کرکے کھلا چھوڑ دیا جاتا تھا۔ایسی ہی رسومات کو قرآن مجید نے درج ذیل الفاظ میں شیطانی اعمال قرار دیا ہے۔

﴿لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا٥ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِط وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا﴾[2]

جس پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس نے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک معیّن حصہ (اپنے لیے) ضرور لے لوں گا۔ میں انہیں ضرور گمراہ کردوں گا اور ضرور انہیں غلط اُمیدیں دلاؤں گا اور انہیں ضرور حکم دیتا رہوں گا سو وہ یقینا جانوروں کے

[1] ۔ابوداؤد، السنن، کتاب الجہاد، باب فیکراہیة حرق العدو بالنار، 3: 55

[2] ۔النساء 4: 118

کان چیرا کریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دیتا رہوں گا سو وہ یقینا اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں کو بدلا کریں گے اور جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنالے تو واقعی وہ صریح نقصان میں رہا۔

جانوروں کا قتلِ ناحق

جانوروں کا یہ بنیادی حق ہے کہ انہیں بلاوجہ ان کی زندگی سے محروم نہ کیا جائے۔جس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں زندگی دی ہے انہیں اس مقصد کی تکمیل کرنے کا موقع دیا جائے۔مگر بد قسمتی سے ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے کہ جو بغیر کسی مقصد اور وجہ کے بعض جانوروں کی جان لے لیتے ہیں۔یہ ہماری روز مرہ کی بڑی عام سی بات ہے۔شوقیہ شکار ہو یا حفاظتی تدابیر کا بہانہ ہو ہم جانوروں کو قتل اور تلف کرتے ہوئے قطعاً خیال نہیں کرتے کہ ان جانوروں کو بھی کسی مقصد کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا﴾[1]

اب یہ انسان کا محدود اور ناقص علم ہے کہ وہ کسی جانور کی تخلیق کا مقصد نہیں سمجھ پاتا چنانچہ وہ کسی کو نہ صرف کہ بغیر مقصد کے سمجھ بیٹھتا ہے بلکہ اسے صرف اس کے مضر اور تخریبی پہلو ہی نظر آتے ہیں لہٰذا وہ اس جانور کے ان مضر اثرات کی وجہ سے اسے تلف کرنے کی کوشش کرنے لگتا ہے۔راقم الحروف کا ذاتی مشاہدہ ہے کہ بلدیہ والے کتوں کو مارنے کے لیے گوشت کے قیمے میں زہر ملا کر کتوں کو کھلا دیتے تھے اور اس طرح شہروں کو کتوں سے پاک کرنے کا اہتمام کیا کرتے تھے۔مچھر اور مکھیوں کے خلاف بھی باقاعدہ طور پر سپرے مہم چلا کرتی ہے۔

اسلام دینِ رحمت و محبت اور مظلوم جانور

اسلام سراسر دینِ رحمت و محبت ہے اس کی بنیاد محبت و شفقت، رحم دلی، مہربانی و ہمدردی اور انصاف پسندی کے عظیم اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ان زریں اصولوں کو اسلام کے دینی و مذہبی لٹریچر میں ہر جگہ دیکھا جاسکتا ہے۔قرآن ہو یا صاحب قرآن کے اپنے ارشادات ہوں: ہر جگہ شفقت و رحم دلی کے جذبات کار فرما نظر آئیں گے۔حدیث نبوی کے مطابق اللہ رب العزت خود بڑے نرم خو ہیں

[1] ۔ آل عمران3: 191

اور نرمی کو پسند کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نرم دلی کا اجر دیتے ہیں اور سختی اور فساد کا اجر نہیں دیتے۔حضور نبی اکرم اللہ تعالیٰ کی جملہ مخلوقات پر بڑے رحیم اور شفیق تھے۔رسول خدا ﷺ ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق کی تکلیف کو بھی برداشت نہیں کیا کرتے تھے، بلبل کے بچوں کو پکڑنے پر بلبل کی مادرانہ تکلیف ہو یا کسی مرغی کے بچے کو باندھ کر اس پر نشانے لگانے کا شغل ہو، آپ نے اپنے اقوال اور افعال سے جانوروں کے ساتھ کسی بھی طرح کے ظلم و ستم کی مخالفت فرمادی۔

چنانچہ اچھے اعمال پر جزا اور برے اعمال پر سزا رکھی گئی ہے اس کا اظہار قرآن مجید کی درج ذیل آیت کریمہ سے ہوتا ہے۔

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾ [1]

"تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا٥ اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے (بھی) دیکھ لے گا"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثِ مبارکہ جس کے مطابق حضور نبی اکرم نے جانوروں پر سختی کرنے والے کے لیے لعنت فرمائی ہے، کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابن حجر عسقلانی ؒ نے لکھا ہے کہ:

حضور نبی اکرم ﷺ کے اس طرح لعنت فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا عمل منع (حرام) ہے۔

"جو کوئی بھی کسی جاندار کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ روزِ قیامت اسی طرح سختی سے پیش آئے گا۔[2]

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے جس کے مطابق ایک عورت کو صرف اس لیے جہنم میں ڈال دیا گیا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ کر رکھ لیا۔نہ اسے کھانے کو کچھ دیا اور نہ پینے کو اور وہ بلی اسی حال میں مر گئی۔اس حدیث کی شرح میں امام نووی ؒ یوں رقم طراز ہیں:

"اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا یہ عمل حرام تھا یہی وجہ ہے کہ اس کو دوزخ میں اس کے برے کام کی وجہ سے ڈالا جائے گا۔وہ مزید لکھتے ہیں کہ اس حدیث

[1] ۔الزلزلة 99: 8-9

[2] ۔ ابن حجر عسقلانی، شرح بخاری، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان،1972، الرقم: 2345

سے معلوم ہوتا ہے کہ بلی کو قتل کرنا منع (حرام) ہے اور اسی طرح بلی کو بغیر کھلائے پلائے باندھ کر رکھنا بھی منع (حرام) ہے۔

اس حدیث کا واضح مفہوم یہ ہے کہ وہ عورت مسلمان تھی مگر وہ بلی کی وجہ سے جہنم میں جائے گی۔[1]

اسلامی قانون کا اعجاز یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص جانوروں کے بارے میں اسلام کی رحم دلانہ تعلیمات اور احکام کی پابندی نہ کرے تو اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے ایسے اعمال کے بارے میں جوابدہ ہونا پڑے گا اور اس کے برعکس اگر کوئی شخص ان تعلیمات کی روشنی میں جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرے گا تواسے اللہ کے ہاں جزاء سے نوازا جائے گا۔اس کی وضاحت حدیث نبوی ﷺ سے بھی ہو جاتی ہے جس کے مطابق ایک شخص صرف اس وجہ سے جنت میں جائے گا کہ اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا چنانچہ اس کے اس رحم دلانہ برتاؤ کی وجہ سے اس کے گذشتہ گناہ بھی معاف کر دیے گئے۔حضور نبی اکرم ﷺ جب یہ کہانی صحابہ کرام کو سنا رہے تھے تو صحابہ نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا جانوروں کی مدد کرنے پر بھی ہمیں جزا دی جائے گی؟ اس پر حضور اکرم نے ارشاد فرمایاکہ ہر زندہ چیز کی مدد پر جزا دی جائے گی۔[2]

جانوروں کے حقوق اور ایک مسلمان کی ذمہ داریاں

اسلامی تعلیمات کے مطابق اگر کوئی شخص کسی جانور کو اپنے قبضے میں رکھتا ہے تو اس کو بہر صورت اس کی ضروریات اور بنیادی حقوق کا خیال رکھنا ہو گا۔وہ جانور جو کہ کسی شخص کے زیر سایہ رہ رہے ہوں ان کی ضروریات پوری کرنا اس شخص کے ذمے ہوتا ہے او یہ اصول قرآن مجید کی درج ذیل آیت سے بھی واضح ہو جاتا ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا﴾

اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے

---

[1] ۔ نووی، ابی زکریا یحیی بن شرف نووی ، شرح صحیح مسلم،دار الکتب العلمیہ ،بیروت ،لبنان، 8 : 501

[2] ۔ بخاری، الرقم: 2195

ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں (سے) اور نزدیکی ہمسائے اور اجنبی پڑوسی اور ہم مجلس اور مسافر (سے)، اور جن کے تم مالک ہو چکے ہو، (ان سے نیکی کیا کرو)، بے شک اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو تکبّر کرنے والا (مغرور) فخر کرنے والا (خود بین) ہو۔

ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے جو یہ سوچتے ہیں کہ وہ یہاں کے مالک ہیں اور یہاں کی ہر چیز ان ہی کی ہے لہٰذا وہ جیسے چاہیں گے ان چیزوں کا استعمال کریں گے اور ان چیزوں میں جانور بھی شامل ہیں وہ اپنی اس مطلق العنانی کے حق میں قرآن مجید کی درج ذیل آیت کا حوالہ بھی دیتے ہیں:

﴿اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ﴾[1]

کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ (صرف) ان کے (اتنا) کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی؟

اگر ان کی اس دلیل کی بات کریں تو ان کا اس طرح سے استدلال کرنا کئی ایک وجوہات کی بناء پر غلط ثابت ہوتا ہے۔اس آیت کریمہ کی تفاسیر یہ بات واضح کر دیتی ہیں کہ بنی نوع انسان کو اہل زمین پر ذمہ دار بنا کر بھیجا گیا ہے اور اہل زمین میں جانور بھی شامل ہیں۔تفسیر جلالین میں بھی اسی نکتے کی طرح اشارہ کیا گیا ہے اور کہا گیا کہ "لَکُمْ" کا کلمہ یہ واضح کر رہا ہے کہ یہ سب کچھ تمہارے ہی لیے بنایا گیا ہے یعنی تمہارے فائدے کے لیے تاکہ تم ان کی عزت کرو۔چنانچہ ان مفاہیم سے واضح ہوتا ہے کہ انسان جانوروں کا استعمال کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ ان کی ضروریات کی طرف خصوصی توجہ دیتے ہوئے ان کے حقوق کا لحاظ رکھیں۔دراصل کسی بھی جانور سے صحیح طور سے کام لینے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جانور بھی اپنی صحت اور ضروریات سے لیس ہو۔اسلامی تعلیمات کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا نائب بنایا ہے جیسا کہ آیت کریمہ بیان کرتی ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ط وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ج وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا﴾[2]

---

[1] ۔ العنکبوت 29:2

[2] ۔فاطر 35:39

وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں (گزشتہ اقوام کا) جانشین بنایا، پس جس نے کفر کیا سو اس کا وبالِ کفر اسی پر ہوگا، اور کافروں کے حق میں ان کا کفر اُن کے رب کے حضور سوائے ناراضگی کے اور کچھ نہیں بڑھاتا، اور کافروں کے حق میں ان کا کفر سوائے نقصان کے کسی (بھی) اور چیز کا اضافہ نہیں کرتا۔

حاصل کلام

- دورِ حاضر میں جانور، انسانوں کے ہاتھوں کئی مسائل اور مشکلات کا شکار ہیں ان کے یہ مسائل اور مشکلات ان کے حقوق کو نظر انداز کرنے کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔جانوروں کے ساتھ ظلم و زیادتی کے ایسے بے شمار واقعات دیکھنے کو ملتے ہیں کہ جن کو اسلامی قانون میں ذکر نہیں کیا گیا جب کہ وہ اسلامی تعلیمات کی بنیادی روح سے متصادم ہیں۔
- جانوروں کے بنیادی مسائل میں خوراک، رہائش اور آزادانہ زندگی گزارنے کے مسائل سرفہرست ہیں۔جانوروں پر ہونے والے ظلم و ستم کی بعض صورتیں غیر ارادی ہیں جبکہ بعض صورتیں ارادی ہوتی ہیں۔
- جانوروں کے حقوق کے تحفظ کے لئے دنیا بھر میں ادارے اور تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔جانوروں کے حقوق کو یقینی بنانے کے لئے قانون سازی بھی عمل میں لائی جا رہی ہے۔عالمِ اسلام میں جانوروں کے حقوق کے اعتبار سے بہترین قوانین موجود ہیں مگر انہیں اقوام عالم کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔
- حقوق حیوانات کی آڑ میں مخالفین اسلام بعض شعائر اسلام پر بھی حملہ کرتے رہتے ہیں۔عالم اسلام کو اس سلسلہ میں Defensive کی بجائے Offencive ہونا چاہیے۔اس حوالہ سے جامعۃ الازھر مصر سے اعلیٰ سطح پر کاوشیں ہو رہی ہیں۔
- جانوروں کے حقوق کے حوالے سے عالمِ اسلام کی طرف سے کی جانے والی کاوشیں کافی نہیں ہیں۔اسلام کے دامن میں ہر جدید مسئلہ کا حل موجود ہے چنانچہ جانوروں کے مسائل کے حل کے لیے بھی اہلِ اسلام کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔